بسم اللہ الرحمن الرحیم

Islamic Research Institute

FAISAL MASJID
P.O. BOX. 1035,
ISLAMABAD, PAKISTAN

CABLE : ISLAMSERCH
PHONE : 850751-5

Ref. No. ______

Date: ۲۵ مارچ ۸۶ء

مخدوم محترم ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

۱۸ مارچ کا گرامی نامہ جو پرسے دو عریضوں کے جواب میں ہے ملا اور طمانیت حاصل ہوئی ۔

روایات کا مسئلہ ، وہ زبانی ہوں یا تحریری ، بہت الجھا ہوا ہے ۔ اتنے اختلافات ہیں کہ بسا اوقات غث وسمین کا فرق مشکل ہو جاتا ہے ۔ حج کے زمانے کی بابت میں نے متعدد تحریری دستاویزی شہادتوں سے معلوم کر لیا ہے کہ ۱۹۲۷ء میں گئے ۔

مدینہ میں سعودی حکومت یا اس کی فوج کے وہ اقدامات کیا تھے جن سے مولانا ناخوش تھے اور آپ کے خیال میں جو مدینہ نہ جانے کا سبب بنے ہوں گے ۔

درہ اور صیدہ کی روایت علاوہ دوسرے لوگوں کے مجھ سے مولانا بدرالدین صاحب نے بھی بیان کی اور ظاہر ہے وہ تو شریکِ درس بھی تھے نہیں ۔ انھوں نے مولانا اختر احسن مرحوم سے سنا ہو گا ۔ ان راویوں کے خیال میں یہ تعبیر خود مولانا کی ہے ۔ لیکن پھر آپ کے علم میں کیوں نہیں آئی ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ تعبیر کسی راوی کی اپج ہے ۔ ان کے مطابق مدرسہ میں مولانا کے درس کے دو دور ہوئے ۔ ایک حج پر جانے سے پہلے ختم ہوا جس میں قرأت ، ترجمہ اور سرسری مطلب بیان کرنے پر اکتفا کیا جاتا تھا اسی کو درہ کا دور کہا گیا ۔ دوسرا دور حج سے واپسی کا ہے جس میں نسبتاً دقتِ نظر سے کام لیا گیا ۔ اس کو صیدہ کا دور کہا گیا ۔ آپ کو آتا تو یاد ہو گا کہ ۲۵ سے لیکر ۳۰ تک پانچ سال میں کتنی مرتبہ قرآن ختم ہوا ۔ لوگ کم وبیش دو مرتبہ بتاتے ہیں ۔

آپ نے ماہنامہ الاصلاح میں مولانا اسلم جیراجپوری کے اس فقرہ پر کہ "مولانا فراہی قرآن مجید سے اکثر علمی لطائف نکالا کرتے تھے" ، جو استدراک لکھا ہے ، پہلے تو اس کو پڑھ کر آپ نے خاصی جرح کر ڈالی ۔ لیکن جاننا ہیں ان کی پوری تحریر دیکھی تو مجھ اپنی جرح غلط معلوم ہوئی ۔ میں جیراجپوری صاحب کی اور آپ کی تحریر اس کی پشت پر فوٹو اسٹیٹ کر کے بھیجتا ہوں ۔ انھوں نے مولانا فراہی کا اس طرح کا ایک لطیفہ درج کر کے وہ بات لکھی ہے اگر وہ لطیفہ روایۃً صحیح ہے تو مولانا اسلم کی بات نہ غلط ہے نہ اس میں تحقیر کا پہلو نکلتا ہے ۔ اس لطیفہ کی نسبت آپ کی کیا رائے ہے ! یہ لطیفہ آپ کے علم میں اسلم صاحب کے علاوہ بھی کسی ذریعے سے آیا ۔ مجھے تو یہ لطیفہ ہی سرے سے مولانا کے شایانِ شان نظر نہیں آتا ۔

میں نے اور بھی بہت سے لطیفے سن کر جمع کئے ہیں ۔ روزمرہ زندگی سے متعلق لطیفے تو جیسے بھی ہوں کوئی حرج نہیں اگرچہ ان سے بھی انسان کی افتادِ طبع کا پتا چلتا ہے مگر امور دینیہ سے متعلق لطیفے جب تک بہت بامعنی نہ ہوں مناسب نہیں ۔ اور شاہ ولی اللہ صاحب کا جو لطیفہ ان کی کتاب سے نقل کیا ہے وہ اولاً تو اس کا مفہوم واضح نہیں اور اگر اس کا مفہوم وہی ہے جو اسلم صاحب نے سمجھا ہے تو اس کی لغویت میں کلام نہیں ۔ شرف الدین اصلاحی